

ہمارے خداوند کی اختیاری غربت
 نمبر 3380
 ایک موعظہ
 شائع ہوا جمعرات، 13 نومبر 1913 کو
 پیش کیا گیا بوسیلیہ سی۔ ایچ۔ اسپر جن
 میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن میں
 جمعرات کی شام، 14 فروری 1867 کو

کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو، کہ اگرچہ وہ دولت مند تھا، تو بھی تمہاری خاطر غریب بنا، تاکہ تم
 ”اُس کی غریبی کے وسیلہ سے دولت مند بنو۔
 - کرنتھیوں ۲8:9

رسول کو یہ فکر تھی کہ کرنتھس کی کلیسیا سخاوت میں سرگرم ہو۔ وہ ایک بڑی قابلیتوں والی جماعت تھی۔ وہ غیر معمولی طور
 پر روحانی نعمتوں سے معمور تھے، یہاں تک کہ وہ اپنی انجمن میں ایسی عبادت کی صورت قائم رکھ سکے جو اکثر دیگر
 کلیسیاؤں میں نہ تھی، یعنی اُن کے اکثر رُکن ایمان میں ترقی دینے کے لئے کلام کرتے تھے، حالانکہ زیادہ تر جماعتوں میں
 روحانی بخششوں کی ایسی کثرت نہ پائی جاتی تھی۔

وہ ایک مہذب شہر کے باشندوں میں رہتے تھے اور خُدا نے پسند فرمایا کہ اُس شہر میں کچھ نہایت باصلاحیت آدمیوں کو بُلائے۔
 مگر بعض حیثیات میں وہ اوّل درجہ پر نہ پہنچے۔ انہیں اِس بات کی تاکید کی حاجت تھی کہ اپنے آپ کو اُس گناہ سے پاک کریں
 جس کو کوئی ایسی کلیسیا ہرگز برداشت نہ کرتی جو خدمتگاری رکھتی ہو، اور جسے صرف وہی جماعت اجازت دے سکتی تھی
 کیونکہ اُس پر نظر رکھنے والا کوئی نہ تھا، اِس لئے وہ نظر انداز ہوا۔

یہ گناہ سخاوت میں بڑی کمی کا تھا۔ پس کرنتھس کی کلیسیا کو جوش دلانے کے لئے رسول نے اوّل دلیل کے طور پر اُس نہایت
 غریب مقدونیہ کی کلیسیا کی فیاضی کو پیش کیا۔ وہ فرماتا ہے کہ اپنی بڑی تنگ دستی میں بھی اُنہوں نے نہ صرف اپنی طاقت
 کے مطابق دیا بلکہ سخاوت سے اپنی قدرت سے بڑھ کر بھی دیا۔ یہ مناسب ہے کہ ایک ایماندار کی غیرت دوسرے ایماندار کے
 نمونہ سے بڑھائی جائے—اور یہ سب ایمانداروں پر فرض ہے کہ وہ ایسا چلیں کہ باقی رعیت کے لئے مثال ٹھہریں۔

لیکن یہ دلیل اُس دلیل کے مقابلہ میں بہت چھوٹی ہے جسے رسول زیادہ زور سے پیش کرتا ہے، یعنی مسیح کے نمونہ کو، جو
 کلیسیا کا عظیم سر اور کامل نمونہ ہے۔ درحقیقت وہ خود غرضی پر کاری ضرب لگاتا ہے جب مقدونیہ کی کلیسیاؤں کو نظر انداز
 ”کر کے کہتا ہے، “تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو۔

آہ! وہ ہمارا مبارک آقا! یقیناً وہ ہم پر دس ہزار طریقوں سے احسانی ہے! اُس کی کوئی صورت، اُس کا کوئی مقام، اُس کا کوئی
 فعل، اُس کے لبوں سے نکلا کوئی کلمہ، اُس کے دل کا کوئی خیال، اُس کی بے مثال سیرت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو اُس کی اُمت
 کے لئے مفید نہ ہو۔ حتیٰ کہ اپنی غربت میں بھی وہ ہمارا معلم ٹھہرتا ہے، جیسے کہ اپنی موت میں وہ ہمارا مُنجی ہوا۔

متن پر زیادہ توقف کئے بغیر، اوّل ہم سے یہ درخواست ہے کہ اُس نمونہ پر غور کرو جو ہمیں پیش کیا گیا ہے، اور اُس کی
 مختلف صورتوں کو تماشا کرو۔ پھر دوم، مجھے اجازت دو کہ چند لیکن پُر اثر الفاظ میں تمہیں اُس کے نمونہ کی پیروی پر
 شکرگزاری کے اعمال میں ابھاروں۔

I

- پیش کیا گیا نمونہ

یہ ہمارے خداوند کا ہے، جس کے بارے میں پولس نے کہا، ”تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو۔“ سو ایسا
 دکھائی دیتا ہے کہ مسیح کا آسمان سے زمین پر آنا تاکہ ہماری خاطر دُکھ اُٹھائے، یہاں ”فضل“ کہلایا۔ یہ اُس کی طرف سے فضل
 کا ایک فعل تھا—ایک سراسر بلا اجرت۔ وہ اُس کے کرنے پر مجبور نہ تھا۔ ہم اُس کے مستحق نہ تھے۔ نہ ہمارے اندر کوئی
 پیش نظر لائقیت تھی، نہ کسی اور قسم کی فضیلت، جو اُس کو آسمان سے کھینچ کر چرنی اور قبر تک لاتی۔

لیکن وہ آیا بطور ایک آزاد رحم کے فعل کے، نالائق گنہگاروں کی خاطر۔ وہ فضل ہی اُس کے آنے کا سرچشمہ اور چشمہ تھا۔
 وہی خُدا کی ازلی محبت، جس کے سبب سے ہم اوّل چُنے گئے، وہی محبت تھی جس نے مُنجی کو بھیجا تاکہ برگزیدوں کو فدیہ

دے۔ وہی فضل، جس سے سب عہدی برکات کا صدور ہے—وہی قدیم چشمہ، وہی امتیازی فضل کا سرچشمہ—جس نے نجات دہندہ کو یہاں بھیجا۔

یہ اس سبب سے تھا کہ وہ، جو خُدا ہے، محبت ہے۔ اس لئے کہ وہ، جو خُدا ہے، فضل اور صداقت سے معمور تھا، اُس نے افلاک کی سلطنتیں چھوڑ دیں تاکہ اپنی نزول کے وسیلہ سے ہمیں اُن پر رفعت بخشے اور ہماری مسکینی کی گہرائیوں میں اُتر کر ہمیں ”بلندیوں تک اُٹھائے۔“ تم ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو۔

ہمیں صلیب پر ہمیشہ نگاہ رکھنی چاہئے، اور اُس کو اس روشنی میں دیکھنا چاہئے کہ وہ سراسر مسیح کی طرف سے فضل کا عمل ہے، اور آسمانی باپ کی طرف سے ہم پر فضل کا نتیجہ ہے۔ اے گنہگارو! دیکھو، وہاں تمہاری طرف کچھ نہیں مگر فضل ہے۔

”رحمت تخت پر بیٹھی ہے،
”اور غضب خاموش کھڑا ہے۔“

غضب نجات دہندہ پر نازل ہوا، مگر آج تمہارے سامنے مسیح میں جو کچھ ہے وہ فضل ہے—پاکیزہ فضل—ایسا فضل جو اُس گناہ کو اُٹھا لے گیا جس نے اُسے لہولہاں کیا۔ فضل جو گنہگار کو قبول کرے، وہی گنہگار جو اُس کی موت کا مجرم تھا۔ صلیب ہمیں فضل کو تخت پر جلوہ گر دکھاتی ہے، فضل اپنی کمال انتہا پر، فضل فتح مند اور نورانی اپنے اعلیٰ ترین درجہ میں۔ جو کوئی فضل دیکھنا چاہے، وہ لہولہاں نجات دہندہ کو دیکھے، جو بنی آدم کے دُکھ اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہے اور اُن کی جگہ دکھ سہتا ہے۔ ”تم ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے فضل کو جانتے ہو“—اُس کی مہربانی، اُس کی بخشش، اُس کی سخاوت، اُس کی ”فیاضی، اُس کی شفقت، اُس کی فروتنی، اُس کی نرمی—“ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا فضل۔

اور جب پولس نے اُس عمل کو جو نجات دہندہ نے کیا بیان کیا اور اُس پر یہ عنوان رکھا، ”ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا فضل،“ تو وہ فوراً اُس بلندی کا ذکر کرتا ہے جہاں سے نجات دہندہ اُترا—”کہ اگرچہ وہ دولت مند تھا۔“ یہ مختصر جملہ نہایت صاف شہادت دیتا ہے کہ نجات دہندہ کی ہستی اُس کے اس جہان میں پیدا ہونے سے پہلے موجود تھی—یعنی وہ فی الحقیقت الٰہی تھا—کیونکہ فرمایا گیا، ”وہ دولت مند تھا اور غریب بنا۔“ اب، وہ کبھی اس دُنیا کی زندگی میں دولت مند نہ تھا—ہرگز نہیں۔

اگر کوئی کہے کہ وہ ایک وقت میں روح القدس کے ساتھ مالا مال تھا، جیسا کہ بعض وحدانی کہتے ہیں تاکہ اس آیت کی قوت کو باطل کریں، تو پھر وہ کبھی اُس معنی میں غریب نہ ہوا۔ نجات دہندہ کی زمینی زندگی میں کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ کہا جا سکے کہ وہ دولت مند تھا اور پھر غریب بنا۔ پس ضرور یہ اُس کی ازلی ہستی میں تھا کہ ہمارا خُداوند دولت مند تھا—اور اب میں تمہاری توجہ اُس زمانہ کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں جب یسوع مسیح دولت مند تھا۔

ہائے! ہمارے الفاظ کتنے ہی فقیر ہیں! وہ محض فانی زبان کی کمزور کوشش ہے لافانی مضمون کو بیان کرنے کی! ”وہ دولت مند تھا۔“ جب ہم یہ لفظ ”دولت مند“ پڑھتے ہیں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس کی حقیقت کا پورا وصف نہ دے سکے، کیونکہ وہ اس قدر لامحدود طور پر زیادہ دولت مند تھا کہ یہ جہاں اُس کا کچھ اندازہ نہیں کر سکتا۔ اُس کی دولت دنیا کی ہر شوخ و چمکدار دولت سے کہیں بڑھ کر تھی، جو محض زوال پذیر اور فاسد دولت ہے۔ وہ دولت مند تھا—ہاں، مگر اُس سے کہیں زیادہ۔ بہر حال ہم اسی لفظ کو اپنی کمزوری کے مطابق استعمال کریں گے۔

یسوع دولت میں مالک تھا۔ خُدا ہو کر سب چیزوں کا خالق، سب چیزیں اُس کی تھیں۔ وہ کہہ سکتا تھا، ”ہزاروں پہاڑوں پر کے مویشی میرے ہیں۔ میرے ہیں سونے کی کانیں اور چاندی کے خفیہ خزانے۔ میرے ہیں وہ مقامات جہاں ہیرے جگمگاتے ہیں اور جہاں موتی اپنی نرمی سے روشنی بکھیرتے ہیں۔ سب چیزیں میری ہیں۔ ہزاروں ستارے میرے چراغ کی مانند چمکتے ہیں اور ”!خلا کی وسعتیں، جو مخلوقات کے عجائب سے بھری ہیں—یہ سب میرا ہے

وہ خدمت میں دولت مند تھا۔ ہزاروں فرشتے اُس کے دروازوں پر منتظر تھے۔ اُسے صرف ارادہ کرنا تھا اور پرزور بازوؤں والے قاصد اُس کے احکام پر اُڑتے۔ وہ اُس کی بلاوقفہ پرستش کرتے۔ دن رات اُس کے تخت کے گرد طواف کرتے، خوشی مناتے۔ حتیٰ کہ زمین پر بھی اُس نے کہا کہ اگر وہ اپنے باپ سے مانگے تو وہ اُس کے لئے بارہ لشکر فرشتے بھیج دے گا۔ پس جب وہ آسمان کی شان و شوکت میں بیٹھا تھا، تو اُس وقت کتنا زیادہ تھا کہ یہ سب اُس کے حضور درباری کی مانند حاضر تھے

وہ عزت میں دولت مند تھا۔ سلیمان کے تمام شاندار دربار خُدا کے بیٹے کے دربار کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ ساری جلال اُس میں مرکوز تھا۔ وہ ”سب پر خُدا ہے، ابتداء سے مبارک“ اور باپ کے ساتھ ہم درجہ اور ازل سے ابد تک ہم ابدی تھا۔ اُس کے لئے دائمی ترانہ تھا۔ اُس کے لئے بے اختتام بخور۔ اُس کے لئے سنہری بربط اُس کے لئے آسمان کی سب سے بلند نغمہ سرائیاں، کیونکہ وہ سب کا معبود تھا اور سب سلاطین و قدرتوں اور ہر ایک نام سے جو لیا جاتا ہے اُس سے کہیں بلند تھا۔

اور وہ محبت میں دولت مند تھا، جو سب دولتوں میں سب سے بہتر ہے۔ اُس کا باپ اُس سے محبت رکھتا تھا۔ ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔“ یہ ازل سے صداقت تھی، اور اُس کے سوا اُس کی اپنی خلقت کے پاک رُوحانی فرشتے تھے جو اپنی تمام ہستی کی قوت سے اُس سے محبت رکھتے تھے۔ اُسے ہماری محبت کی حاجت نہ تھی کہ وہ اُس کو دولت مند بنائے۔ اُس کے لئے خُدا ہی میں محبت کافی تھی، اور اگر وہ چاہتا تو وہ ہم سے کہیں اشرف مخلوقات کی ہزار نسلیں پیدا کر سکتا تھا جو سب کی سب اُس سے گہری محبت کرتیں۔

وہ مسرت میں بھی دولت مند تھا۔ ہم یہ تصوّر نہیں کر سکتے کہ نجات دہندہ آسمان میں کبھی غم یا دکھ یا حاجت کو جانتا ہو۔ اُس کے پاس سب کچھ تھا جس کی خواہش وہ کر سکتا، اگرچہ لامحدود خُدا کے لئے ایسی زبان کمزور ہے۔ دراصل وہی سرمدی اور ناقابلِ بیان مسرت تھا۔ جس طرح ہم اعلیٰ ترین خُدا کے بارے میں یقین رکھتے ہیں کہ وہ فکر سے بیگن ہے اور اُس کی رُوح کسی درد سے پریشان نہیں، اُسی طرح وہ جلالی ہستی بھی تھی، جو بعد میں ہماری خاطر کانٹوں کا تاج پہننے اور بھالا سے چھیدے جانے کو راضی ہوئی۔

وہ دولت مند تھا! ”آہ! جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا، یہ کلمہ کتنا ہی کمزور اور ناکافی ہے۔ یہ بہترین لفظ تھا جو پولس کو ملا، مگر“ مسیح کی عظمت ایسی ہے کہ اگر ہم کہیں وہ ہر اعتبار میں دولت مند تھا، ہر فہم میں دولت مند، ہر خیال کی انتہائی پہنائی سے بھی زیادہ دولت مند، اُس سب سے زیادہ جس کا کبھی ہم تصوّر کر سکیں—حتیٰ کہ جب ہم آسمانی عالم میں پہنچیں—وہ اتنا دولت مند، اتنا ”لامحدود، اتنا جلالی، اتنا الوہی تھا۔ یہی وہ تھا!“ وہ دولت مند تھا۔

پھر بھی اُس نے ہم کو یاد کیا! پھر بھی اُس نے ہماری طرف جھکاؤ کیا! ”آہ! میرے بھائیو، ہمارے لئے کیسا نمونہ ہے کہ ہم بھی اُسی فضل اور فیاضی کو حاصل کریں، تاکہ اگر کسی پہلو میں ہم بھی یہاں دولت مند بنیں تو ہم بھی اُسی طرح جھکنے کو تیار ہوں جیسے وہ جھکا۔ مگر افسوس! ہمارا جھکنا کتنا ہی چھوٹا ہے اور اُس کا جھکنا کتنا ہی عظیم

پھر رسول آگے بڑھ کر کہتا ہے، ”اگرچہ وہ دولت مند تھا تو بھی تمہاری خاطر غریب بنا۔“ نہ کہ وہ مجبور ہو کر غریب ہوا۔ یہ آسمانی تدبیر کا جبر نہ تھا جس نے اُسے ایسا بنایا۔ وہ کسی سلطنت سے معزول بادشاہ نہ تھا۔ نہ وہ کوئی گُرا ہوا فرمان روا تھا ”جس کو ہم پناہ اور رحم دیں۔ بلکہ“ وہ غریب بنا۔

یعنی یہ اُس کا اپنا اختیاری عمل تھا۔ یہ اُس کی اپنی خوشدل مرضی تھی کہ وہ غریب بنے۔ اور اب میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ لفظ ”غریب“ مجھے کچھ زیادہ قوی معلوم نہیں ہوتا۔ یہ غالباً بہترین لفظ ہے جو ہماری زبان دے سکتی ہے، مگر پھر بھی کبھی ایسی غریبی نہ ہوئی جیسی اُس کی غریبی تھی۔ یہ لفظ تو محض سطح کو چھو لیتا ہے اُس نجات دہندہ کی فروتنی کا۔ وہ غریب تھا۔

ہاں، وہ عام معنوں میں غریب تھا۔ وہ نہایت فروتن والدین کے گھر پیدا ہوا۔ وہ کسی شہزادے یا جابر سردار کا بیٹا نہ تھا۔ وہ بڑھئی کا بیٹا کہلایا۔ جب اُس کی ماں نے اُسے کپڑوں میں لپیٹا تو چرنی میں رکھا۔ وہ اُن کی مانند نہ تھا جو سنگ مرمر کے ایوانوں میں پیدا ہوتے اور قرمز پوشی میں لپیٹے جاتے ہیں۔ وہ عوام میں سے تھا اور اپنے جنم میں ہی نہایت ادنیٰ جگہ پر رکھا گیا۔

وہ مصر بھیجا گیا—وہ اوائل میں جلاوطن ہوا۔ دنیا میں شاید ہی کوئی غربت اُس غربت کی مانند ہو جو کسی غریب جلاوطن کی ہوتی ہے جو یا تو روٹی کی کمی سے یا جان کے خوف سے اپنا وطن چھوڑتا ہے—اور یسوع مسیح اور اُس کی ماں کا مصر کی طرف جانا غربت کی مکمل تصویر ہے۔ ہم شکر کرتے ہیں اگر اپنے وطن میں صرف ایک چھوٹا سا مکان بھی میسر ہو جہاں ہم رہ سکیں، مگر خُدا کا بیٹا کچھ وقت کے لئے مصر میں ڈیرہ ڈالے رہا۔

اور جب وہ واپس آیا تو اُس نے نہ تو کاریگروں اور نہ درمیانی طبقہ میں اپنا تعلق ڈھونڈا، چہ جائیکہ عالی منصبوں یا متکبر روحوں میں۔ بلکہ اُس نے اپنے اوپر دیہاتی کا گُرتا پہنا—ایسا جامہ جس میں سیون نہ تھی، اوپر سے بُنا ہوا—اور اُس کے قریبی ساتھی جلیل کے ماہی گیر تھے۔

کیا داؤد نے اُس کے بارے میں نہ کہا تھا، ”اُس نے قوم میں سے ایک برگزیدہ کو سرفراز کیا ہے؟“ اور مسیح درحقیقت قوم میں سے برگزیدہ ہوا۔ وہ اُن کے سب دکھوں اور سب مشقتوں میں اُن کے ساتھ تھا—یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی بھی اُس سے زیادہ غریب نہ تھا۔ اُس نے فرمایا، ”لومڑیوں کے بل بوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے، مگر ابنِ آدم کے پاس سر رکھنے کی جگہ نہیں۔“

وہ اتنا غریب تھا کہ میں نے کبھی نہ پڑھا کہ اُس نے اپنے دنیوی مال و اسباب کے بارے میں کوئی وصیت چھوڑی ہو۔ اُس کے ذاتی ملکیت میں جو کچھ تھا بس وہی کپڑے جو اُس نے پہنے تھے، اور وہ بھی سپاہیوں نے آپس میں بانٹ لئے—اور وہاں وہ

تھا، ننگا، مردہ، اور رحم پر موقوف۔ قبر کے لئے بھی اُس کے پاس اپنی کوئی مقبرہ نہ تھی۔ نہ چھ فٹ زمین جس میں اُس کا بدن اپنے حق ملکیت میں آرام کرتا، بلکہ ایک ادھاری قبر نے نجات دہندہ کو پناہ دی

ہمارا خُداوند اس طرح ظاہری طور پر غریب ہوا، مگر اُس کی باطنی غربت کیا تھی؟ وہ دوستوں کے لحاظ سے غریب ہوا۔ یہوداہ نے اُس کو دغا دیا۔ پطرس نے اُس کا انکار کیا۔ سب شاگرد اُس کو چھوڑ کر بھاگ گئے! وہ خادمان کے لحاظ سے غریب تھا، کیونکہ اگرچہ اُس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے، تو بھی انہوں نے اُس کے پاؤں نہ دھوئے! اور جب وہ گھڑی آئی کہ ”انسانی ہمدردی اُس کو کچھ تسلی دے سکتی تھی، اُس نے رفتِ قلب سے فرمایا، ”کیا تم ایک گھڑی میرے ساتھ جاگ نہ سکے؟“

ہائے! وہ اتنا غریب ہوا کہ اُس کی تنہائی میں اُس کے ساتھ جاگنے کو کوئی آنکھ نہ تھی! وہ اتنا غریب ہوا کہ وہ تسلیاں جو سب سے پست حال انسان کے لئے بھی باقی رہتی ہیں، اُس سے چھین لی گئیں۔ کوئی وعدہ اُس کی جان پر روشنی نہ ڈالتا تھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ خُدا کی حضوری بھی اُس کو شاد نہ کرتی تھی۔ وہ اپنے باپ اور اپنے خُدا کی طرف سے ترک کر دیا گیا۔ ”ایلوئی، ایلوئی لما شبقتنی“ اُس کی جان کی غربت کا اظہار تھا، جس طرح اُس کا ننگا اور زخمی بدن اُس کی ظاہری غربت کا اعلان تھا۔

اُس نے سب کچھ کھو دیا، بلکہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ اپنی جلال کے تاج کو رسوائی کے کانٹوں سے بدل لیا۔ سلطنت کے شاہانہ خلعت کو پہاڑ ڈالا تاکہ اپنے ہی خون میں ملبوس ہو۔ اب وہ تعظیم کا مستحق نہ رہا بلکہ تھوکا گیا! اب وہ عزت یافتہ نہ رہا بلکہ حقیر جانا گیا اور لوگوں کا طعنہ ٹھہرا! تخت کی جگہ صلیب ملی! سونے کے پیالے کی جگہ تلخ ایسٹ اور زہر کا گھونٹ! بے انتہا جلال کی روشنی کی بجائے دوپہر کے وقت کا گھپ اندھیرا! حیات اور بقا کی بجائے ”تمام ہوا“ اور رُوح کے سپرد کرنے کا ”لمحہ!“ اگرچہ وہ دولت مند تھا، لیکن تمہاری خاطر غریب ہوا۔

کاش کہ مجھے آج رات اُس کی غربت کی اس گہرائی میں اور اُترنے کی قدرت ملتی، مگر نہ میری استعداد اور نہ ہی وقت اس کی اجازت دیتا ہے۔ اپنی اپنی تاملات کو مددگار بناؤ کہ تم نجات دہندہ کی غربت پر غور کرو۔ ایسی غربت جس کو نہ تم اور نہ میں کبھی جان سکتے ہیں۔ اور اُس کے نمونہ سے برانگیخت ہو کر غربت سے شرمناک نہیں۔

بلکہ غربت کے خیال سے کسی قسم کا خوف اپنے دل میں نہ لاؤ۔ بلکہ خوشی کرو کہ اس میں ہم اپنے خُداوند کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔ اور اگر ہم اُس کی خدمت کریں تو لازم ہے کہ ہم غریب ہوں۔ اگر ہم اُس کی مرضی کے فرمانبردار ہوں تو لازم ہے کہ دنیوی مال اور خوشحالی کی قربانی کریں۔ اپنی اموال کے لوٹے جانے پر خوش ہو جاؤ۔ اپنے مالک کی مانند ہم بھی جب عریاں کیے جائیں تو خوشی شمار کریں، کیونکہ یوں ہم اُس کے ساتھ رفاقت پائیں گے ”جو اگرچہ دولت مند تھا، لیکن تمہاری خاطر غریب ہوا۔“

پھر رسول ہماری توجہ اس عاجزی کے مقصود کی طرف مبذول کراتا ہے، یعنی ہماری طرف۔ ”تمہاری خاطر وہ غریب ہوا۔“ کرنٹھیوں کی خاطر۔ ہماری خاطر۔

ہائے! کہاں ایسے نامستحق لوگ مل سکتے ہیں جن پر یہ حیرت انگیز محبت کی گئی ہو؟ جب میں اپنی ذات پر اپنے نجات دہندہ کی محبت پر غور کرتا ہوں، اگرچہ وہ بذاتِ خود تعجب خیز ہے، تو میں اکثر سوچتا ہوں کہ اگر یہ محبت کسی اور کو ملی ہوتی تو مجھے زیادہ سمجھ آتی، بہ نسبت اُس وقت کے جب یہ میرے دل پر نازل ہوئی۔ نہ جانے یہ کیونکر ہے، مگر دنیا کے بدترین گنہگار کی نجات پر مجھے آدھا بھی تعجب نہیں ہوتا جتنا اپنی نجات پر ہوتا ہے۔ اور میں اکثر دوسرے کی حقیقی نجات پر ایمان لانا زیادہ آسان پاتا ہوں بہ نسبت اپنی نجات پر۔

وہ ہم سے کیوں محبت رکھتا ہے؟ اوہ! ہم میں سے ہر ایک کے اندر ایسی ناپسندی اور نالائقی ہے جو ہم اپنے ہمنوا میں نہیں دیکھتے، اور یہی تعجب خیز ہے کہ ہم چنے گئے۔ رسول نے خوب کہا، ”اپنی اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی، جب ہم خطاؤں اور گناہوں میں مردہ تھے۔“ اب جب ہم زندہ ہیں تو وہ اپنی بڑی محبت سے ہم سے محبت رکھتا ہے، لیکن اس کی زیادہ عجیب محبت یہ ہے کہ اس نے اپنا خون بہا کر انسانیت کو اُس وقت خریدا جب وہ ابتر حالت میں تھی

خدا کے فضل کے لئے کوئی مجھ سے زیادہ اُس کی حمد نہ کرے گا اگر مجھے چہرہ بہ چہرہ دیکھنے کا اعزاز ملے، کیونکہ کوئی اُس کی تمیز بخش رحمت کا مجھ سے زیادہ مقروض نہ ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ تم بھی یہی محسوس کرتے ہو گے اور عاجزی کی مسابقت میں کوئی دوسرے کو سبقت نہ دے گا بلکہ سب سے نیچے جھک کر اور سب سے بلند آواز میں اُس بے مثال محب کی حمد کرے گا۔ اُس آسمانی دولہا کی جو ہماری جانوں کا ہے۔

تمہاری خاطر غریب ہوا۔“ اُس تاج میں کوئی کانٹا اُس کے لئے نہ تھا بلکہ تمہاری خاطر۔ اُس رُخسار پر کوئی تھوک، کوئی بال“ کھینچنا اُس کے لئے نہ تھا بلکہ تمہاری خاطر! تمہاری خاطر بے رحم کوڑا اُن مقدس شانوں پر برسا! تمہاری خاطر وہ قطرے جو

سرد زمین پر بہے، خون کے قطرے! تمہاری خاطر وہ بے رحم کیل۔ تمہاری خاطر، ہاں تمہاری خاطر وہ برجھی جس نے اُس کے پہلو کو چھیدا

اے مسیحیو! ہر ایک کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو واقعی مسیح کے دکھوں اور کراہوں میں شریک سمجھے۔ شیریں میراث! ہائے! کہ انہیں سنبھال رکھیں! سب جوابرات سے کہیں بڑھ کر قیمتی! وہ خون کے قطرے—یاقوت سے کہیں بڑھ کر بیش قیمت! اور وہ بہتے ہوئے آنسو—ہیروں سے زیادہ چمکدار! یسوع کی محبت کو خزانہ بناؤ! اُسے اپنی جان میں رکھو۔ اپنے دل میں ایک کمرہ بناؤ جہاں اُس کو ذخیرہ کرو۔ اُس کو سب سے قیمتی متاع شمار کرو جس کو تم پاس رکھ سکتے ہو—یسوع کی محبت اپنی ”مٹھاس اور ابدی سرور کے ساتھ!“ تمہاری خاطر وہ غریب ہوا۔

اب اگر اُس نے یہ سب کچھ ہم نامستحقوں کے لئے کیا، تو ہم اُس کے لئے کیا کریں جو لائق ہے؟ اور اگر اُس نے اپنے عظیم وجود کو ہمارے لئے خالی کر دیا، جو کچھ نہیں ہیں، تو کیا ہم اپنے حقیر وجود کو اُس کے لئے خالی نہ کریں جو اتنا عظیم ہے؟

اگر اُس نے سب کچھ ہمیں دے دیا، تو ہم اُس کو اُس سے کم کیا دے سکتے ہیں؟ اور جب ہم سب کچھ دے دیں گے، تب بھی ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ سب کچھ بھی اُس جیسے خداوند اور دوست کے لئے بہت ہی تھوڑا ہے۔ کیا یسوع نے یسوع کو دیا، اور ہم اپنے آپ کو نہ دیں؟

رسول آخر میں بتاتا ہے کہ مسیح کے اس عمل کا مقصد کیا تھا، اور وہ یہ کہ ”تاکہ تم اُس کی غربت کے سبب دولت مند ہو جاؤ۔“ مجھے یہ فقرہ بہت پسند ہے اور ہم کو چاہیے کہ اسے پھر پڑھیں: ”تاکہ تم اُس کی غربت کے سبب دولت مند ہو جاؤ۔“

تمہارے پاس کچھ نہیں تو کیا ہوا؟ تمہارے پاس گودام نہیں، نہ کھیت، نہ ملکیت۔ شاید تمہارے پاس صرف وہ کپڑے ہوں جو تم ... پہنے ہوئے ہو۔ لیکن پھر بھی—پھر بھی تم دولت مند ہو! کیونکہ سوچو

”سب چیزیں تمہاری ہیں، خدا کی بخشش“
نجات دہندہ کے خون کی خریدی
یہ دنیا تمہاری، اور آنے والی دنیا بھی
”زمین تمہارا بسیرا، اور آسمان تمہارا گھر۔“

تمہارے محافظ فرشتے ہیں۔ تمہارے شفیع اور دوست مسیح ہیں۔ تمہارے دلجوئی کرنے والے خدا کا رُوح پاک ہے۔ ازلی بازو تمہارے نیچے ہیں۔ خدائی پروں کا سایہ تمہارے اوپر ہے۔ خدائی جلال تمہارے اندر ہے۔ اوہ! اور کیا چاہتے ہو؟ تمہاری ہر ضرورت پوری کی جائے گی، کیونکہ تم ملک میں بسو گے اور یقیناً خوراک پاؤ گے۔

ہاں، مسیح نے ہمیں دولت مند کیا ہے—ایسی دولت مندی میں جو سب سے اعلیٰ اور کامل ہے۔ وہ اپنی قوم کے اکثر لوگوں کو عام معنوں میں مالدار کرنا پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ اوتھر کہتا ہے، وہ چھلکے سوروں کو دیتا ہے—وہی اُن کا ٹھکانا ہے—وہی اُن کو بھاتے ہیں—وہی اُن کے کام آتے ہیں۔ اور اوتھر نے یہ بھی ٹھیک کہا کہ سارا سلطنت عثمانیہ جو اُس وقت کے بڑے بادشاہ، سلطان ترک کو دی گئی تھی، محض ایک ”کتے کے آگے پھینکی گئی روٹی“ ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔

اس دنیا کی سب سلطنتیں تو محض اتنی بڑیاں ہیں جو گھر کا مالک کتوں کے سامنے ڈال دیتا ہے تاکہ وہ چاہیں تو چبا ڈالیں۔ اور اس دوران میں بیٹا انتظار میں رہتا ہے—اور شاید اُس کو ابھی کچھ دیر اور انتظار کرنا پڑے، کیونکہ گھڑی ابھی نہیں آئی۔ کُتا جب چاہے کھا سکتا ہے، مگر بیٹا اُسی وقت کھائے گا جو باپ نے مقرر کیا ہے۔

پس ہم شکر گزار ہوں اگر خدا نے ہمارا حصہ یہاں نہیں رکھا۔ یہ اُن باتوں میں سے ہے جن سے ڈرنا چاہیے—کہ انسان کا حصہ اسی زندگی میں نکل آئے۔ بعض کے بارے میں لکھا ہے کہ اُن کا حصہ اسی زندگی میں ہے—اور ہمارے خداوند نے فریسیوں کے حق میں فرمایا، ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔“ اوہ! ہم دعا کریں کہ خدا ہمیں ہمارا اجر یہاں نہ دے۔

اگر ہم نے مسکینوں کی مدد کی اور بدلے میں ناشکری ہی ملی، تو ہم شکر گزار ہوں کہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارا اجر یہاں نہیں ہے۔ اگر ہم نے مسیح کی خاطر محنت کی اور بدنام ہوئے، تو ہم پھر بھی شکر گزار ہوں، کیونکہ یہ پھر ثابت کرتا ہے کہ ہمارا اجر آدمیوں سے اور وقت سے نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے اور ابد تک کے لئے ہے۔ یہاں اپنا اجر پانا اور لوگوں سے اپنا حصہ لینا ایسی بات ہے جس پر آنسوؤں اور کراہوں سے پناہ مانگنی چاہیے۔ خدا ہمیں یہ فیض دے کہ ہم جانیں کہ ہماری دولت اُس سے بہتر ہے جس کو دنیا دار حرص کرتے ہیں۔

اب اگر یہ بات سچ ہے کہ مسیح نے ہمیں دولت مند کیا، تو میری اُمید ہے کہ یہ تمہارے لئے محض فریب یا خیال نہیں! تم اپنی جان میں امیر ہو—تم جانتے ہو کہ ہو۔ تم حقیقی دولت مند ہو، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تم اپنے آقا کے لئے وقف رہو۔ اگر اُس نے تمہیں دولت مند کیا، تو اُس کی خدمت کرو۔ اگر اُس نے تمہیں قناعت، راحت اور خوشی بخشی—اگر تمہاری جان میں بابرکت تسکین ہے، اگر یسوع مسیح کے وسیلہ سے تم خدا کے ساتھ صلح میں ہو—تو بتاؤ، پھر خدا کی خدمت کون کرے اگر تم نہ کرو؟ جب تم پر یہ بڑا فضل ہوا ہے، تو اگر تم اپنے آقا کی خدمت اور ستائش میں فیاض نہ ہوئے، تو پتھر بھی تمہارے خلاف پکار اُٹھیں گے۔

—اور اب میں آخر کے نکتہ پر آتا ہوں، جو چند لفظوں میں ہے

II

۔ تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ مسیح کے نمونہ کو عمل میں لا کر پورا کرو۔

کچھ ایماندار ایسے بھی گزرے ہیں—میں یہ سب پر نہیں کہتا—پر کچھ کامل ایماندار ایسے پائے گئے جن کو یہ توفیق بخشی گئی کہ وہ اپنے نجات دہندہ کے نمونہ کو حقیقت میں پورا کریں۔ ہم کیوں نہ ایسے مردوں کی یادگاری کو تعظیم دیں، مثلاً جان ویسلی کی؟ وہ یونیورسٹی کا رفیق ہو سکتا تھا—جیسا کہ وہ بالفعل تھا—اور عمدہ آمدنی پا سکتا تھا۔ اُس کے لئے وہ کلیسیا، جو اس نام سے پکاری جاتی ہے، کھلی ہوئی تھی اور ضرور تھا کہ اُس کی مساعی اور فصاحت کے صلہ میں کسی روز اُس کو اسقفی کرسی ملتی۔ پر اُس نے اپنی تمام زندگی محض اپنے آقا کی خدمت میں گزاری، جیسا کہ اُس کو معرفت اور ایمان نصیب تھا۔ جب اُس کے برتنوں کی گنتی ہوئی تو بس دو چمچے تھے، ایک برسٹل میں اور ایک لندن میں۔ اور جب وہ مرا، تو کیا چھوڑا؟ اُس کا خزانہ سب پہلے ہی آسمان کو جا چکا تھا، اور وہ فقر میں مرا، خدا کی خدمت کرتے ہوئے اپنی ہر چیز سے، اور یہ اُس کے جینے کا مقصد تھا کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے وہ سب اپنے آقا کے حضور قربان کرے۔

اور یہی کچھ ہمارے بعض مبشرین کی زندگی کا حال رہا۔ انہوں نے اپنے اقربا کی سب دعوے چھوڑ دیے اور اپنے آپ کو ایسے قربان کیا جیسے قدیم رومی بہادر جنگ میں تلوار پر کھڑے ہو کر اپنے آپ کو معبود کے حضور نذر کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو زندگی اور موت دونوں کے لئے دے دیا، کبھی دنیوی نفع کی فکر نہ کی، بلکہ یہ بھی نہ سوچا کہ کچھ اپنا ہو۔ یہی رسولانہ زندگی تھی، اور میرا ایمان ہے کہ اگر فضل کی فراوانی کلیسیا کو دی جائے تو یہ زیادہ تر عام ہوتی۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ تم میں سے اکثر کا فرض ہے، نہ ہی یہ تم میں سے ننانوے فی صد پر کبھی پڑے گا، مگر بعض کو—اور ہونا بھی چاہیے—خدا کسی خاص خدمت کے لئے بلاتا ہے تاکہ اگر وہ دولتمند ہوں، اگر وہ عزت و مرتبہ رکھتے ہوں، اگر اُن کو دنیاوی بزرگی حاصل ہو، تو وہ سب کو قربان کر کے اُس بڑی بزرگی کو تھام لیں کہ صلیب اُٹھائیں اور تاج پائیں۔

اگر کبھی خدا انگلستان میں دین کی تجدید بھیجے، تو میں اُس دن کو دیکھنے کو مشتاق ہوں جب نہ صرف غریب اور متوسط طبقات کے بیچ سے پاک خدام نکلیں گے، بلکہ اعلیٰ طبقہ میں سے بھی ایسے مرد اُٹھیں گے جو تاج پہنے رہ سکتے تھے مگر انجیل کی منادی کو اختیار کریں گے۔ جو دولت کے انبار لگا سکتے تھے یہاں تک کہ وہ بابل کے برج کی مانند ہوتے، پر وہ برعکس غریب ہو جائیں گے تاکہ اپنی غریبی میں اوروں کو دولتمند بنائیں۔ یہ سب پر فرض نہیں، مگر یہی مسیحیت کی ہدایت ہے۔ اور جہاں یہ پوری طرح کیا جا سکے، وہاں یہ خدا کے نام کو بہت جلال دیتا ہے۔

پر یہ اصول ہم سب پر لازم ہے۔ میں یہ جرات کے ساتھ کہوں گا—اگرچہ ممکن ہے کہ بعض کو بُرا لگے—کہ میرا ایمان ہے کہ کسی ایماندار کے لئے یہ غیر مسیحی اور ناپاک ہے کہ وہ اپنی زندگی کا مقصد دولت کا جمع کرنا بنائے۔ تم کہو گے، ”کیا ہم کوشش نہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ کمائیں؟“ ہاں، کرو! کرنا چاہیے، اور یوں کرنے سے تم خدا کے کام میں مدد بھی دے سکتے ہو۔ لیکن بات یہ ہے کہ اپنی زندگی کا مقصد دولت کا جمع کرنا بنانا، یہ مسیحی نہیں۔ ہزاروں لوگ ہیں جن کی زندگی کا یہی مقصد ہے—بچاؤ، بچاؤ، اور جب وہ مرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ اخباروں میں لکھا جاتا ہے کہ فلاں اتنے ”لاکھ کا مالک مرا۔ لوگ کہتے ہیں، ”نرا بتاؤ، وہ کتنا چھوڑ گیا؟“

اب اگر تمہارا کوئی مختارکار مرے اور تمہیں معلوم ہو کہ وہ ایک لاکھ پاؤنڈ کا مالک مرا، تو تم کیا کہو گے؟ تم یہی کہو گے، ”یہ تو آقا کا مال تھا۔ وہ مختارکار تھا مگر اپنی جیب بھرتا رہا۔“ اور حقیقتاً کیا ایسا شخص چور نہیں؟ وہ خود کہتا ہے کہ وہ مختارکار ہے، مگر اُس کے بوجھل تھیلے گواہی دیتے ہیں کہ اُس نے مالک کے مال میں خیانت کی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی کمائی کا سب حصہ ہر سال خدا کے لئے دو اور اپنے اہل و عیال کو کچھ نہ دو—یہ نادانی ہوگی۔ اپنی اولاد کو واجب حصہ دینا، اُن کی تربیت اور تعلیم کے لئے فراخدلی کرنا، اپنے گھر میں کمی نہ آنے دینا—یہ سب تمہارا حق اور فرض ہے۔ خدا نے تمہیں جس درجہ میں رکھا ہے اُس کے مطابق خرچ کرو۔ مگر اگر تمہارا مقصد محض یہ ہو کہ دولت جمع

کرو اور مر جاؤ اور چھوڑ جاؤ، تو تم غیر مسیحی مقصد کے ساتھ جی رہے ہو، اور تمہاری روح اپنے آقا یسوع مسیح کی روح سے جدا ہے۔

میرے آقا نے دولت جمع نہ کی۔ تم میں سے کوئی بھی اُس سے کم نہ چھوڑے گا۔ اگر کسی اسقف کی وصیت میں ایک لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ ظاہر ہو تو دنیا ہنس کر کہے گی، ”یہی رسولی جانشینی ہے!“ پر یہ نجات دہندہ کا نمونہ نہیں، جس نے اپنی تمام زندگی خدا اور حق کے لئے وقف کی۔

اے میرے عزیز غریب بھائیو! میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی غریبی میں بھی اُس کے لئے دیتے رہو جس نے تم سے محبت کی اور اپنے آپ کو تمہارے لئے دیا۔ خدا کے کام کا بوجھ چند دولت مندوں پر نہ ڈالو، بلکہ ہر ایک اپنی ایمانداری سے کلیسیا کے بار میں شریک ہو۔ جو حقیقت میں بوجھ نہیں بلکہ عزت اور شادمانی ہے۔ اپنی بدیہ خدا کے خزانہ میں لاؤ، نہ اس لئے کہ کوئی تم سے مانگتا ہے، بلکہ اس لئے کہ تمہارا دل محبت سے اُبال کھاتا ہے۔

اے وہ جو کاروبار میں ترقی پاتے ہیں۔ اور خدا کرے کہ تم میں زیادہ ہوں! تم دیکھو گے کہ جب تم اپنے حصے کو ایمان داری سے خدا کے حضور دو گے تو جو باقی بچے گا وہ بھی زیادہ شیریں ہوگا۔ تم اپنی بخشش سے کبھی تنگدستی میں نہ آؤ گے، بلکہ اگر تم کھرپے بھر کر دو گے تو خدا گاڑی بھر کر واپس دے گا۔

یہ اصول دولت ہی پر نہیں بلکہ ہر چیز پر لاگو ہوتا ہے جو مسیحی کے پاس ہے۔ اگر تمہاری شہرت ہے تو یاد رکھو کہ انجیل کی منادی اکثر بدنامی ساتھ لاتی ہے۔ پر یہ سیکھو کہ اپنے آقا کے لئے خدمت کرنا سب سے بڑی عزت ہے، خواہ دنیا کچھ کہے۔

اے نوجوان، جو مسیح کے نام پر مذاق کا نشانہ بنا ہے، کیا تم چند احمقوں کی ہنسی سے ڈرو گے جب کہ مسیح، جو غنی تھا، تمہارے لئے غریب ہوا؟ اور اے بہن، جو بے دین خاندان میں ہے اور اپنے رنگ کو ظاہر کرنے سے ڈرتی ہے، اپنے آقا کو یاد کر۔ اور اُس کی رسوائی اور تھوک برداشت کرنے کو سوچ۔

جھکو، جھکو، بھائیو اور بہنو! کیونکہ آسمان کی راہ جھکنے سے کھلتی ہے۔ جب تم اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھو گے، جب اپنی دولت اور اپنی عزت کو سب مسیح کا مال جان کر اُس کے لئے چھوڑ دو گے، تبھی تم جان سکو گے کہ سچا مسیحی ہونا کیا ہے۔

اکاش خدا ایسے آگ سے بھرے مرد و عورت ہم میں سے اٹھائے جو پرانے ایام کی مسیحی بہادری کے وارث ہوں

اور اب، اے وہ لوگو جو ابھی تک نجات نہ پائے، میں تم سے بھی مخاطب ہوں۔ یسوع کی اُس محبت کو یاد کرو جس نے مجسم ہو کر تمہارے لئے دکھ اٹھائے۔ شاید یہی محبت تمہارے دل کا در کھولے اور وہ خود اُس میں داخل ہو۔ اگر وہ تمہارا ہو تو سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ جس طرح تم نے شیطان کی خدمت کی ہے اب اُس کی خدمت کرو۔ پورے دل سے اُس کے ہو جاؤ، کیونکہ اگر وہ لائق ہے تو پورا لائق ہے۔ اور تب جلال ہمیشہ اُس ہی کو ہوگا۔ آمین۔